سرکاری رپورٹ

بارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۸ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
(۱)	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
(۲)	وقفہ سوالات (نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات)	۲
(۳)	رخصت کی درخواستیں	۵۰
(۴)	تحریک استحقاق (منجانب حاجی عید محمد نوتیزئی)	۵۳
(۵)	مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن کے چیئرمین کی رپورٹ (ایوان میں پیش کی گئی)	۶۹

جلد دوازدہم — شمارہ سوم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بارہواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز یکشنبہ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۸ء
بوقت ساڑھے دس بجے صبح زیر صدارت آغا عبدالظاہر
ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک

از

قاری سید افتخار احمد کاظمی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰہُ
ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۔ صدق اللہ العظیم

ترجمہ ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ سورج اور اس کی حرارت اور نورانیت چاند جو اس کے بعد ضیا گستر ہوتا ہے ۔ روز روشن جو رات کی تاریکی کا پردہ چاک کر دیتا ہے ۔ رات جو دن کی روشنی کو چھپا لیتی ہے آسمان اور اس کی عجیب و غریب بناوٹ زمین اور اس کا حیرت انگیز پھیلاؤ ان سب کے بعد روح انسانی جس میں اس کے بنانے والے نے موزوں فطرت رکھ کر اس پر خیر و شر کی راہوں کو کھول دیا ہے ۔ پس اب کامیاب وہ ہے جس نے اپنی فطرت کو پاک رکھا اور نامراد وہ ہے جس نے اس کو ضائع کر دیا قرآن مجید کی آیات میں مقصد زندگی کو سمجھنے کے لئے عجائبات کائنات پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے تاکہ اس طرح سے انسان اپنی زندگی کو با مقصد اور متوازن بنا لے ۔ وما علینا الا البلاغ

وقفہ سوالات

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

اب وقفۂ سوالات ہے پہلا سوال حاجی محمد شاہ مردانزئی صاحب کا ہے۔

*۸۰۴ حاجی محمد شاہ مردانزئی۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت میں نے ضلع ژوب میں سات بیسک ہیلتھ یونٹ تعمیر کروائے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ہیلتھ یونٹوں میں سے اندڑبیس اور کوژ کچھ کے یونٹ گذشتہ آٹھ مہینوں سے ہر لحاظ سے مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ یونٹوں میں ابتک کام شروع نہ کراتے اور ان یونٹوں کو سٹاف اور فرنیچر وغیرہ مہیا نہ کرتے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دی جائے۔

مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ صحت)

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ آپ اپنے خصوصی فنڈ سے ضلع ژوب میں سات بیسک ہیلتھ یونٹ تعمیر کروا رہے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے دو بیسک یونٹ اندڑبیس اور کوژ کچھ گذشتہ آٹھ مہینوں سے ہر لحاظ سے مکمل ہو چکے ہیں آپ کی اطلاع کے لئے

عرض ہے کہ حکومت نے ان دونوں بیسک ہیلتھ یونٹوں کا باقاعدہ طور پر چارج لے لیا ہے اور ان میں اسٹاف بھی تعینات کر دیا گیا ہے ان میں درجہ چہارم کے ملازمین کے علاوہ پیرا میڈیکل اسٹاف بھی کام کر رہا ہے ان دونوں بیسک ہیلتھ یونٹوں کو فرنیچر اور دوسرا سامان بھی مہیا کر دیا گیا ہے۔ البتہ ابھی تک ان دونوں بیسک ہیلتھ یونٹوں میں میڈیکل آفیسر تعینات نہیں کیا گیا ان دونوں بیسک ہیلتھ یونٹوں میں میڈیکل آفیسر بھی جلد تعینات کر دیا جائیگا۔ باقی پانچ بیسک یونٹوں یعنی تورے، نرکہ نرئی خذکے کاموکی، سرکی کارنیہ اور بابو چینیا کے مکمل ہونے پر حکومت ان کا بھی باقاعدہ طور پر چارج لے گی۔ اور چارج لیتے ہی عملہ فرنیچر اور دوسرا ضروری سامان فراہم کر دیا جائیگا۔

(ب) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

(ج) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی۔

(ضمنی سوال) جناب والا! کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ میڈیکل آفیسر کب تک تعینات کیے جائیں گے۔ جبکہ ایک سال گذر چکا ہے؟

مسٹر بشیر مسیح پارلیمانی سیکرٹری محکمہ صحت۔

جناب والا! ان میں سے پانچ بیسک ہیلتھ یونٹ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں جب تک وہ محکمہ صحت کے حوالے نہیں کرتے اور جب وہ ہمیں دیں گے اس کے ساتھ ہی میڈیکل آفیسروں کو تعینات کر دیا

جائے گا۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی۔
جناب والا! جو بیسک ہیلتھ یونٹ ژوب میں ایک سال سے مکمل ہو چکے ہیں اس کے لئے آپ میڈیکل آفیسر کب تعینات کر رہے ہیں؟ جبکہ اس میں آپ کے محکمہ نے آدھا اسٹاف بھی دے دیا ہے، اور آدھا اسٹاف دینا بھی باقی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)
جناب والا آپ نے صحیح فرمایا، جون کے بعد انشاءاللہ تعینات کر دیا جائیگا۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی۔
جناب والا! مہربانی ہوگی۔ شکریہ۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ۔
(ضمنی سوال) جناب والا! کیا ایک ممبر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ایک سال میں سات سات ہیلتھ یونٹ بنا سکتا ہے جبکہ اس پر لاگت تقریباً ۵۵ لاکھ اور ۵۶ لاکھ روپے آتی ہے۔ کیا یہ پانچ نکاتی پروگرام میں ہے۔ یا بطور اسپیشل کیس ہے کہ ایک ممبر ایک سال میں سات بیسک ہیلتھ یونٹ لگا سکتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت) ۔
جناب اس کا جواب تو آپ کو مردان زئی صاحب ہی دیں گے ۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی ۔
(ضمنی سوال) جناب والا ! یہ دو سال میں بنائے گئے ہیں ۔

میر فتح علی عمرانی ۔
جناب والا ! بیسک ہیلتھ یونٹ بارکھان پر دیگر مقام میں بناتے ہیں جب بلڈنگ تیار ہوتی ہے تو محکمہ ذرا یہ بھول جاتا ہے کہ کسی جگہ پر بیسک ہیلتھ یونٹ بھی ہے اور جب محکمہ اس کا جواب دیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ جلد سے جلد عملہ دیا جائے گا اس کی وجہ بتائی جائے کہ اس کی کیا وجہ ہے کیا آپ کے پاس ڈاکٹر نہیں ہیں یا پھر کوئی اور وجہ ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت) ۔
جناب والا یہ وجہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹرز نہیں ہیں خدا کے فضل سے ہمارے پاس بہت ڈاکٹر ہیں ۔

ڈپٹی اسپیکر۔

مسٹر پارلیمانی سیکرٹری انشاءاللہ پر زور نہ دیں محکمہ نے آدھا اسٹاف دے دیا ہے اور آدھا اسٹاف ابھی باقی ہے۔ کچھ عملی اقدام بھی کریں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

٭۸۰۸ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ مسٹر شہجہان ایم۔ایس ڈی میں عرصہ دراز سے تعینات ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو اتنے طویل عرصے کے لئے ایک ہی جگہ موصوف کی تعیناتی کی وجوہات کیا ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری صحت)

ہاں یہ درست ہے کہ مسٹر شاہجہان ایم ایس ڈی میں عرصہ دراز سے تعینات ہیں اتنے طویل عرصہ کے لیے ایک ہی جگہ موصوف کی تعیناتی کی وجہ یہ ہے کہ ہائی پاور پرچیز کمیٹی (موجودہ اور اس سے پیشتر) اس کے کام سے مطمئن ہے۔ اس لئے ان کی تعیناتی کہیں اور نہیں کی گئی ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

(ضمنی سوال) جناب والا! میرے ساتھی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر شاہجہان کافی عرصہ سے اس پوسٹ پر تعینات ہیں اور ان سے اسٹاف خوش ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر اسٹاف خوش ہو تو وہ دس سال اس پوسٹ پہ رہے ان کی تعیناتی کو اس پوسٹ پر کتنے سال ہو گئے ہیں وہ مجھے بتائیں ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جناب والا! وہ ۱۹۷۴ء سے ایم ایس ڈی ہیں ۔ مارشل لا ء میں انکوائری ہوئی تھی مارشلاء بھی ان کے کام سے مطمئن تھا ۔ اس کی ہائی پاور کمیٹی بھی ان سے مطمئن ہے یہی وجہ ہے وہ اب تک یہیں ہیں یہ ضروری نہیں کہ ان کی ٹرانسفر نہیں ہو سکتی حکومت ٹرانسفر کر سکتی ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

جناب والا ایک آفیسر چودہ سال تک ایک ہی پوسٹ پر رہے میرے خیال میں یہ ایک عجیب واقعہ ہے کسی اور کا بھی حق ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

کیا جام صاحب اس پر بولنا چاہیں گے ۔؟

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر میں اس سوال کو سمجھ نہیں سکا لیکن بات یہی ہے کہ یہ چونکہ پرچیزنگ ڈیپارٹمنٹ ہے اور ادویات سے اس کا تعلق ہے اور ساری ادویات پر نظر رکھتے ہیں اس کے لئے ایک با اعتماد آدمی کی ضرورت ہے ۔

تاکہ غلط ادویات لوگوں تک نہ پہنچ سکیں جیسا کہ جواب میں بھی کہا گیا ہے بات بھی یہی ہے کہ ایک آدمی کسی خاص شعبہ میں کس قدر خدمات سرانجام دے سکتا ہے اگر میرے رکن اسمبلی یہ بات میرے علم میں لائیں کہ وہ صحیح نہیں تو پھر ٹھیک ہے یہ سرکاری عہدے ہیں آتے جاتے رہتے ہیں ۔ اس میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے یہ ضروری نہیں ممکن ہے کل اس کا تبادلہ ہو جائے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

جناب والا ! ڈاکٹر شاہجہان ایک انسان ہے کل اسے کچھ ہوا تو ملک کو چلانا ہے تو پھر کل آپ کیا کریں گے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا کل ہم وہاں نوشیروانی صاحب کو رکھیں گے ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہونگا کہ کیا ڈاکٹر شاہجہان ایم بی بی ایس ڈاکٹر

ہیں - یا کچھ اور ہے؟

وزیر اعلیٰ -

اگر میرے [illegible] کے لیے فریش نوٹس دیں تو میں انہیں تفصیل سے بتا سکتا ہوں۔ [illegible] مجھ سے فوری کچھ پوچھیں اور میں اس کا جواب نہیں دوں۔ اب جیسے اقبال کھوسہ صاحب کہتے ہیں کہ وہ ایڈووکیٹ ہیں انہوں نے مجھے اپنا سرٹیفکیٹ کبھی نہیں دکھایا [illegible] سے یہی کہونگا کہ اس کے لئے وہ مجھے فریش نوٹس دیں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر -

اقبال کھوسہ صاحب میرے [illegible] خیال میں اس میں دوا لینے اور آگے دینے کا معاملہ ہے اس میں ایم بی بی ایس ہونے سے شاید فرق نہیں پڑتا -

وزیر اعلیٰ -

جناب والا! ایسی بات نہیں ہے میں اس کا نوٹس لیتا ہوں اگلی مرتبہ میں اس کا جواب ضرور دونگا کیونکہ کوئی ممبر [illegible] اسمبلی میں جس طرح کا بھی سوال کرے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس کا جواب دے انہوں نے ضمنی سوال کیا ہے اس کا جواب میں آئندہ دونگا -

میر عبدالکریم نوشیروانی -

جناب والا! حکومت نے آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے مطابق چھ سال

ٹینور رکھا ہے تو پھر آپ اسے بھی ختم کر دیں کہ کوئی چھ ماہ رہے یا چھ سال
ویسے ٹینور تین سال سے زیادہ کا نہیں ہونا چاہیے کوئی ایسا ملازم
جو اس پوسٹ پر تین سال سے زیادہ رہا ہو ۔

وزیر اعلیٰ ۔
جناب والا! اگر میرے معزز رکن کو کسی اور ڈاکٹر میں دلچسپی ہے تو مجھے بتائیں
تاکہ اس پر غور کیا جائے

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔
جناب والا! اصل بات یہی ہے ۔ شکریہ ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔
اگلا سوال

***۸۳۱ میر عبدالکریم نوشیروانی**
کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔
سال ۱۹۸۶ء تا ۱۹۸۷ء کے دوران سرکاری ادویات کن کمپنیوں سے خریدی گئی
ہیں کیا ان ادویات کا ٹینڈر اخبارات میں مشتہر کیا گیا ہے ، اگر جواب اثبات میں ہے
تو ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں کی تفصیل دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ لوکل پرچیز
کے ذریعے ادویات کس میڈیکل سٹور سے خریدی جاتی ہیں ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے دوران سرکاری ادویات مختلف کمپنیوں سے خریدی گئی ہیں جس کی فہرست برائے ملاحظہ پیش کی جاسکتی ہے ۔ ادویات خرید نے کے لیئے باقاعدہ ٹینڈر کیا جاتا ہے ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنوں کی فہرست بھی پیش کی جاسکتی ہے کھلے ٹینڈر چار قومی اخبارات کے ذریعے طلب کیئے جاتے ہیں لوکل پرچیز کے ذریعے ادویات اس میڈیکل سٹور سے خریدی جاتی ہے جو حکومت کو زیادہ سے زیادہ رعایت دیتا ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر جو ان کے پاس مختلف کمپنیوں کی لسٹ ہے براہ مہربانی وہ مجھے دے دیں ۔ اس کے علاوہ جن اخبارات میں ٹینڈر کیئے جاتے ہیں اس کی بھی کٹنگ مہیا کی جائے ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جناب والا ! یہ میرے پاس موجود ہیں آپ مجھ سے ابھی لے لیں ۔

میر فتح علی عمرانی ۔

جناب والا ! جواب میں تحریر ہے کہ فہرست برائے ملاحظہ پیش کی جاسکتی ہے فہرست ہمارے پاس ٹیبل پر موجود نہیں ہے ۔ اگر وہ نوشیروانی صاحب کو

پیش کریں گے ۔ تو پھر ہمیں کیا ملے گا ؟ ۔ اگلے اجلاس میں اس کا مکمل جواب ٹیبل پر رکھا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

مسٹر بشیر مسیح ! یہاں اس سوال میں واضح طور پر لکھا ہے کہ کیا ان ادویات کا ٹینڈر اخبارات میں مشتہر کیا گیا اگر جواب اثبات میں ہے تو ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں کی تفصیل دی جائے آپ نے تفصیل ہاؤس کو کیوں نہیں دی ؟

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جناب والا ! ان کی ساری تفصیل میرے پاس موجود ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

لیکن کسی ممبر اسمبلی کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

اگر کوئی ممبر اس کی تفصیل چاہتا ہے تو اسے مل جائے گی ۔

مسٹر فتح علی عمرانی ۔

جناب والا ! ممبروں نے تو سوال کیا ہے ممبران ہی نے تو مانگا ہے ۔ یہ تفصیل میرے ٹیبل پر کیوں نہیں ؟ جام صاحب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ کی طرف سے

جو تفصیل بھیجی جاتی ہے۔ اور محکمہ کی طرف سے جو تفصیل اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیجی گئی ہے یا نہیں اگر نہیں بھیجی گئی ہے تو یہ اسمبلی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیں مہیا کرے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اسمبلی سیکرٹریٹ کے مطابق یہ تفصیل انہیں نہیں پہنچی۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! میں محکمہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ اگلے اجلاس میں اس کی مکمل تفصیل ٹیبل آف دی ہاؤس پہ رکھی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جناب والا! آپ کی ہدایت کے مطابق کل ۔۔۔۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

کل نہیں یکم جون کے اجلاس میں اس کی تفصیل ٹیبل آف دی ہاؤس پر رکھی جائے۔

اگلا سوال۔

***۸۳۷ میر عبدالکریم نوشیروانی۔**

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صدر پاکستان کے ایک حکم نامہ کے تحت کوئی سرکاری ڈاکٹر پرائیویٹ کلینک میں پریکٹس نہیں کر سکتا۔
(ب) اگر جز و (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مذکورہ حکم نامے پر تا حال عملدرآمد نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)
حکومت کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہی صدر پاکستان کا کوئی حکمنامہ موصول ہوا ہے۔ اگر ایم پی اے صاحب کے علم میں کوئی ایسی بات ہے تو وہ اس کی کاپی مہیا کرے مناسب کارروائی کی جائیگی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔
(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! یہ جواب پڑھ کر اتنا ہی مجھے ملا ہے آپکی مہربانی ہوگی اگر آپ اسکے لئے مجھے موقع دیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔
مسٹر کریم نوشیروانی! یہاں واضع طور پہ بتا دیا گیا ہے اگر کوئی الفاظ ہیں ہے تو متعلقہ منسٹر صاحب کو دیدیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔
جناب والا! اسکے لئے مجھے موقع دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

موقع تو آپ کو دیا گیا ہے اگر آپ کی بات (انشاء اللہ) ہے تو متعلقہ وزیر صاحب کو دیجئے۔ وہ پوری کارروائی کریں گے۔ اب اگلا سوال۔

*۸۵۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ بلوچستان میں کل کتنی ڈسپنسریاں بیسک ہیلتھ یونٹ اور رورل ہیلتھ سنٹر کام کر رہے ہیں۔ نیز ان تمام سنٹروں کو سرکاری میڈیکل سٹور سے کسقدر ادویات کا ششماہی اور سالانہ انڈنٹ کوٹہ ملتا ہے۔

(ب) مذکورہ سنٹروں کو ادویات کی ترسیل کس طرح عمل میں لائی جاتی ہے نیز یہ ادویات کن کن دواساز کمپنیوں سے کس طریقہ کار اور کتنی تعداد میں منگوائی جاتی ہیں تفصیل دی جائے

(ج) مذکورہ بالا ہیلتھ سنٹروں کو کل کتنی ایمبولینس مہیا کی گئی ہے نیز سال ۸۷-۱۹۸۵ء کے دوران کس قسم کی کتنی نئی ایمبولینس کن سنٹروں کو فراہم کی گئی ہیں اور وہاں کی پرانی ایمبولینس کس کے تصرف میں ہیں تفصیل دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

(الف) صوبہ بلوچستان میں اس وقت دوسو چھیاسٹھ (۲۶۶) ڈسپنسریاں دوسو بانوے (۲۹۲) بیسک ہیلتھ یونٹ اور چونتیس (۳۴) رورل ہیلتھ سنٹر کام کر رہے ہیں ان تمام سنٹروں کو سرکاری میڈیکل اسٹور سے آبادی کے مطابق ادویات کا کوٹہ دیا

جاتا ہے اور ریکارڈ سال کو [illegible] ہوتا ہے۔ جو ہر ڈسٹرکٹ [illegible] جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ سینٹروں کو ادویات [illegible] [illegible] جاتی ہے۔ ادویات مختلف کمپنیوں سے خریدی جاتی ہے [illegible] [illegible] کھلے ٹینڈر پار[illegible] اخبارات کے ذریعے طلب کیے [illegible] ادویات [illegible] ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور بیسک ہیلتھ یونٹوں میں استعمال ہوتی ہیں ان کی فہرست ڈسٹرکٹ کے ڈی۔ ایچ۔ او صاحبان تیار کرتے ہیں ٹینڈر کھلے عام ٹینڈر [illegible] کے سامنے ان کی موجودگی میں کھولے جاتے ہیں اور جو دواساز کمپنی حکومت کو [illegible] سے زیادہ رعایت دیتی ہے۔ ادویات انہی دواساز کمپنیوں سے خریدی جاتی ہیں ادویات خریدنے کے لیے ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

ارباب، ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب ڈویلپمنٹ	چیئرمین
۲۔ " سیکرٹری محکمہ مالیات حکومت بلوچستان	ممبر
۳۔ " سیکرٹری محکمہ صحت حکومت بلوچستان	ممبر
۴۔ " ڈائریکٹر متعلقہ سروسز بلوچستان	ممبر
۵۔ " پروفیسر ذوالفقار علی زیدی صاحب سربراہ شعبہ میڈیسن سول ہسپتال کوئٹہ	ممبر

ادویات منگوانے کے لیے آرڈر حکومت کی منظوری کے بعد دیے جاتے ہیں اس سال آٹھ کروڑ ستر لاکھ روپے ادویات کے لیے مختص کیے گئے ہیں اور اب تک سات کروڑ بیس لاکھ روپے کی ادویات مختلف دواساز کمپنیوں سے خریدی جا چکی ہیں۔ جن کی فہرست ملاحظہ کے لیے پیش کی جا سکتی ہیں اور ہر ڈسٹرکٹ میں اس طرح تقسیم کر دی گئی ہیں۔

۱	کوئٹہ	ڈسٹرکٹ	میں	چار کروڑ پندرہ لاکھ اٹھتر ہزار سات سو روپے
۲	پشین	〃	〃	چوبیس لاکھ بیالیس ہزار آٹھ سو روپے
۳	لورالائی	〃	〃	چھبیس لاکھ اٹھاسی ہزار آٹھ سو روپے
۴	ژوب	〃	〃	بائیس لاکھ اکتالیس ہزار تین سو روپے
۵	سبی	〃	〃	اکیس لاکھ باون ہزار تین سو روپے
۶	نصیر آباد	〃	〃	انتیس لاکھ باون ہزار آٹھ سو روپے
۷	ڈیرہ بگٹی	〃	〃	نو لاکھ پینتیس ہزار آٹھ سو روپے
۸	کوہلو	〃	〃	نو لاکھ پینتیس ہزار تین سو روپے
۹	کچھی	〃	〃	بیس لاکھ تینتالیس ہزار آٹھ سو روپے
۱۰	قلات	〃	〃	سترہ لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ تین سو روپے
۱۱	خضدار	〃	〃	ستائیس لاکھ سات ہزار ایک سو روپے
۱۲	چاغی	〃	〃	گیارہ لاکھ اکسٹھ ہزار تین سو روپے
۱۳	خاران	〃	〃	بارہ لاکھ انتیس ہزار نو سو روپے
۱۴	لسبیلہ	〃	〃	اٹھارہ لاکھ اکیس ہزار نو سو روپے
۱۵	تربت	〃	〃	تیس لاکھ اکتیس ہزار نو سو روپے
۱۶	گوادر	〃	〃	بارہ لاکھ اکتالیس ہزار چار سو روپے
۱۷	پنجگور	〃	〃	دس لاکھ بارہ ہزار چار سو روپے

ٹوٹل سات کروڑ بیس لاکھ روپے

(ج) مذکورہ بالا ہیلتھ سینٹروں کو کل ۸۵ ایمبولنس گاڑیاں مہیا کی گئیں ہیں نیز ۸۶-۱۹۸۵ء کے دوران ۲۵ نئی ایمبولنس گاڑیاں مندرجہ ذیل سینٹروں کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

۱۔	ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوئٹہ	۱
۲۔	رورل ہیلتھ سینٹر پشین	۱
۳۔	سول ہسپتال دکی	۱
۴۔	رورل ہیلتھ سینٹر قلعہ سیف اللہ	۲
۵۔	سول ہسپتال مچھ	۱
۶۔	سول ہسپتال مستونگ	۱
۷۔	رورل ہیلتھ سنٹر زہری	۱
۸۔	رورل ہیلتھ سنٹر مشکے	۱
۹۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال خضدار	۲
۱۰۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوہلو	۲
۱۱۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سبی	۱
۱۲۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی	۱
۱۳۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال خاران	۱
۱۴۔	رورل سینٹر ہیلتھ مند	۱
۱۵۔	رورل ہیلتھ سینٹر نصیر آباد	۱
۱۶۔	سول ہسپتال تربت	۱
۱۷۔	رورل ہیلتھ سینٹر گوادر	۱

۱۸ ر	رورل ہیلتھ سنٹر بیلہ	۱
۱۹ ر	رورل ہیلتھ سنٹر جھٹ پٹ	۱
۲۰ ر	رورل ہیلتھ سنٹر تفتان	۱
۲۱ ر	رورل ہیلتھ سنٹر فاران	۱
۲۲ ر	سول ہسپتال برشور	۱
۲۳ ر	سول ہسپتال بھاگ	۱
۲۴ ر	سول ہسپتال ہیردین	۱
۲۵ ر	سول ہسپتال ڈیرہ بگٹی	۱
۲۶ ر	سول ڈسپنسری پنجپائی	۱
۲۷ ر	سنڈیمن سول ہسپتال کوئٹہ	۱
۲۸ ر	سول ہسپتال قمردین کاریز	۱
۲۹ ر	سول ہسپتال لورالائی	۱
۳۰ ر	رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ	۱
۳۱ ر	سول ڈسپنسری خالوزئی	۱
۳۲ ر	رورل ہیلتھ سنٹر شارگ	۱

ٹوٹل ۔ ۱۳۵ ایمبولنس گاڑیاں

دہاں کی پرانی ایمبولنس محکمہ صحت کے تصرف میں ہیں

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! جو لسٹ دی گئی ہے ۔ نمبر دو پر اسکی وضاحت کر دیں ۔ کیا نصیر آباد نام کا کوئی ڈسٹرکٹ ابھی تک ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

ابھی تو نہیں ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب اسپیکر ! ہمیں آج جواب ملا ہے لہذا ہم آج کی بات کر رہے ہیں کل والی بات نہیں پوچھ رہے ۔

وزیر اعلی ۔

جناب والا ! نصیر آباد کا نام تبدیل ہو گیا ہے میرے خیال میں اب دو اضلاع تمبو اور جعفر آباد ہیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب سپیکر ! تو ہم کیا سمجھیں ؟ یہ رقم ڈیرہ مراد جمالی کے لئے ہے ؟ تمبو کے لئے ہے یا جعفر آباد کے لئے ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔
جناب اسپیکر! معزز رکن کو بتلانا چاہتا ہوں کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنا نام محمد دین سے تبدیل کر کے دین محمد رکھتا ہے اور اسکے متعلق اخبارات میں شائع کرواتا ہے کہ میرا نام دین محمد ہو گیا ہے اسیطرح معزز ایم پی اے صاحب کو علم ہو گا کہ نصیر آباد کو دو اضلاع میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اسی مناسبت سے رقم تقسیم ہوئی ہو گی

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔
جناب والا! اس سے کیا سمجھا جائے کہ نصیر آباد ڈویژن کے لئے اٹھارہ لاکھ باون ہزار روپے ہیں؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔
یہ سابقہ نصیر آباد ڈسٹرکٹ ہے جو اب دو اضلاع تمبو اور جعفر آباد پر مشتمل ہے

میر فتح علی عمرانی ۔
یکم جنوری سے یہ ڈسٹرکٹ بنا ہوا ہے کام کر رہا ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کو علم نہیں ۔ میرے خیال میں نوٹیفکیشن نہیں ہوا اور ڈی سی کام کر رہا ہے ہا

وزیر اعلیٰ ۔
جناب اسپیکر! یہ پرانے وقت سے چلا آرہا ہے اسے جعفر آباد کہتے اب بھی

وقت لگے گا۔

پرنس محی جان بلوچ ۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! قلات ضلع کے لیے سترہ اٹھارہ لاکھ روپے کی دوائیاں آتی ہیں لیکن پتہ چلتا ہے کہ جی اسٹاک ختم ہو گیا ہے میری تجویز ہے کہ آئندہ کے لئے دیکھا جائے کہ یہ اسٹاک دو تین مہینوں میں ختم نہ ہو جایا کرے۔ جناب والا! ایسا ہوتا ہے کہ ڈی ایچ او صاحب خود دوائیاں بلیک مارکیٹ پہنچ رہے ہیں۔ جناب والا! باقی دس ماہ بھی دوائیاں دستیاب ہونی چاہیئں۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جناب اسپیکر! میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے عرض کرونگا جیسا کہ آپکو پتہ ہے دوائیوں کی لسٹ کے مطابق تعداد ساڑھے نو ہزار کے قریب ہے، واضح ہو کہ یہ تعداد ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی منظوری کے مطابق ہے جبکہ ہمارے پاس تقریباً ساڑھے چار سو کے قریب دوائیاں دستیاب ہیں بعض ڈاکٹر صاحبان ایسی چیزیں لکھ دیتے ہیں جو ہمارے پاس دستیاب نہیں ہوتی۔ اسلئے باہر سے لیتے ہیں۔

میر فتح علی عمرانی ۔

جناب اسپیکر! بلوچستان کے لیے آٹھ کروڑ ستر لاکھ روپے بہت بڑی اماؤنٹ ہے اگر اسمیں صحیح معنوں میں ادویات تمام ضلعوں میں تقسیم کی جائیں

تو مسئلہ نہیں ہوگا کیونکہ ظاہر ہے کہ بلوچستان کے عوام ایک دن تو بیمار نہیں ہوتے اور یہ دوائیاں ایک ہی دن میں تو ختم نہیں ہوتیں جبکہ ڈاکٹر صاحبان دوسرے ہی دن چٹ لکھ دیتے ہیں کہ فلاں دوائی بازار سے لے اور کیونکہ اسٹاک میں دستیاب نہیں

وزیر اعلیٰ۔

جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں چونکہ ڈاکٹروں کا پیشہ معزز ہے ہمیں اپنے ڈاکٹروں پر اعتماد کرنا چاہیئے اور بد اعتمادی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے معزز اراکین کو معلوم ہوگا انکو اپنے علاقہ کے ہسپتالوں کا وقتاً فوقتاً دورہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر انکے علم میں کوئی ایسی چیز آتی ہے تو بروقت اسکا نوٹس لیں کیونکہ یہ انکا حق بنتا ہے کیونکہ ہم نے اپنے معزز اراکین اسمبلی کو صاحب کمیٹیز میں خاص طور پر اسی مقصد کے لئے رکھا ہوا ہے اور یہ کام ان کے سپرد کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے علاقوں کا دورہ کریں اور دیکھیں کہ جہاں اگر سڑک اچھی نہیں یا ہسپتال میں خدانخواستہ ادویات نہیں ہیں اور یہ مریضوں کو دینے کی بجائے فروخت ہو رہی ہیں۔ جیسا میں نے کہا ہم نے انکو یہ حق دیا ہوا ہے معزز اراکین کو چاہیئے کہ وہ اپنے اس حق اور طاقت کو استعمال کریں جب ہمیں آپکا تعاون حاصل ہے تو مجھے امید ہے کہ معاشرے سے ایسی تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب اسپیکر! یہ جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں میری تجویز ہے کہ ۔۔۔۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

ارجن داس صاحب یہ وقفہ سوالات ہے۔ تجاویز پیش کرنے کا وقفہ نہیں ہے آپ تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال دریافت کیا جائے

*۹۳۲ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم میں سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۸ء کے دوران کن کن اضلاع سے تعلق رکھنے والے کل کتنے مریضوں کو باقاعدہ طور پر داخل کر کے انہیں علاج معالجہ کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس کے علاوہ اس مرض میں ڈپلومہ یافتہ ڈاکٹروں کی تعداد کتنی ہے

(ج) کوئٹہ کے علاوہ صوبہ بلوچستان کے کتنے ہسپتالوں میں امراض سینہ تپدق کے جدا جدا شعبے قائم کئے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

(الف) فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم میں سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۸ء کے دوران چار ہزار چھ سو تیئس (۴۶۲۳) مریضوں کو داخل کر کے انہیں علاج و معالجہ کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں جن کا تعلق مندرجہ ذیل اضلاع سے تھا۔

۱۔	ضلع کوئٹہ		۵۰۷
۲۔	،،	پشین	۲۸۵
۳،	،،	نوشکی	۱۰۷
۴،	،،	سبی	۲۹۷
۵،	،،	کوہلو	۱۵
۶،	،،	ڈیرہ بگٹی	۳۶
۷،	،،	زیارت	۳۷
۸،	،،	ژوب	۱۰۲
۹،	،،	لورالائی	۱۶۴
۱۰،	،،	قلات	۱۴۶
۱۱،	،،	خضدار	۸۵
۱۲،	،،	لسبیلہ	۵
۱۳،	،،	کچھی	۱۰۳
۱۴،	،،	تمبو	۱۰۱
۱۵،	،،	ڈیرہ اللہ یار	۹۲
۱۶،	،،	خاران	۲۵
۱۷،	،،	تربت	۱۳
۱۸،	،،	پنجگور	۱۳
	کل ٹوٹل		۲۱۳۶

صوبہ سندھ سے	۳۹
صوبہ پنجاب سے	۳۲۷
افغان مہاجرین	۱۴۲۱
کل	۲۴۸۷/-

(بی) مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس کے علاوہ اس مرض میں ڈپلومہ یافتہ ڈاکٹروں کی تعداد پانچ ہے۔

(ج) کوئٹہ کے علاوہ صوبہ بلوچستان کے ہسپتالوں میں امراض تپدق کے پندرہ شعبے جدا جدا قائم کئے گئے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ ضلع پشین میں	دو	ایک پشین میں ایک چمن میں
۲۔ " چاغی "	ایک	
۳۔ " لورالائی "	ایک	
۴۔ " ژوب "	ایک	
۵۔ " سبی "	ایک	
۶۔ " کچھی "	ایک	
۷۔ " کوہلو "	ایک	
۸۔ " نصیر آباد "	ایک	
۹۔ " قلات "	ایک	
۱۰۔ " خضدار "	ایک	
۱۱۔ " خاران "	ایک	
۱۲۔ " لسبیلہ "	ایک	

۱۳ ر	ضلع تربت میں	ایک
۱۴ ر	ر گوادر ر	ایک
	کل	پندرہ

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! اس لسٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جتنے بھی ٹی بی ہسپتال میں مریض داخل کئے جاتے ہیں ان کی تعداد سبی میں زیادہ ہے۔ کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ سبی میں ایک نام نہاد کلینک کی بجائے امراض سینہ اور تپ دق کا علیحدہ شعبہ یا ہسپتال قائم کیا جائے۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (صحت)

جناب اسپیکر میرے معزز ممبر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ٹی وی کلینک ایسی جگہ قائم کئے جاتے ہیں جہاں موسم اچھا ہو۔ سبی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ٹی بی ہسپتال بنایا جائے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب والا! میں آپ کی اجازت سے پارلیمانی سیکریٹری کو وضاحت کردوں کہ جدید ٹیکنالوجی اور جدید ایجادات نے یکسر اس مفروضے کو مسترد کردیا ہے اب بین الاقوامی رپورٹوں کے تحت اب جتنی بھی ٹی بی کی اقسام ہیں ان پر قابو پالیا گیا ہے

بس کے جگہ جگہ شعبے قائم کئے جا رہے ہیں اور اس میں موسمی حالات کو مدنظر نہیں رکھا جاتا
ایک وقت تھا ان چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا تھا۔ مگر اب وہ اس موسمی حالات کے متعلق فیصلہ کر چکے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ! آپ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں فرق رکھیں آیا ہم ترقی پذیر ہیں یا ترقی یافتہ ہیں ؟

مسٹر ارجن داس بگٹی

کیا اب تک ہم ترقی پذیر ہیں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

ہاں ۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے ۔

٭۹۲۶ مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۶ فروری ۱۹۸۶ء میں میری ایک قرارداد کے جواب میں قائد ایوان نے یقین دھانی کرائی تھی کہ سرکاری ہسپتالوں میں فری یونانی طبی شعبہ جات قائم کرنے کے لئے صوبہ پنجاب سے معلومات حاصل کی جائیگی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں حکومت پنجاب سے کیا معلومات حاصل کی گئی ہیں نیز حکومت اس معاملہ میں کیا اقدام کرنا چاہتی ہے تفصیل دی جائے

وزیر صحت ۔

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۶ر فروری ۱۹۸۶ء میں آپ کے قرارداد کے جواب میں یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ سرکاری ہسپتالوں میں فری یونانی طبی شعبہ جات قائم کرنے کے لیے صوبہ پنجاب سے معلومات حاصل کی جائیں گی اس سلسلے میں حکومت پنجاب سے کافی خط و کتابت ہوئی ہے اور ان سے کافی معلومات حاصل کی گئی ہیں ۔

(ب) حکومت پنجاب سے جو معلومات حاصل کی گئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں علیحدہ علیحدہ طبی شعبہ جات قائم کئے جا رہے ہیں اور دیہی علاقوں میں اس پر پوری توجہ دی جا رہی ہے ۔ صوبہ پنجاب میں اس وقت ۸۴ کے قریب علیحدہ طبی شعبہ جات کام کر رہے ہیں ۔ جہاں تک حکومت بلوچستان کا تعلق ہے حکومت بلوچستان نے بھی اس سلسلہ میں مبلغ دس لاکھ روپے کی گرانٹ اس مقصد کے لیئے مہیا کی ہے ساڑھے سات لاکھ روپے کی مالیت سے طبیہ کالج بلوچستان کے لیئے صادق شہید پارک کے بلمقابل یعنی صادق شہید روڈ پر ایک بلڈنگ خریدی گئی ہے نیز ساٹھ ہزار روپے کے خرچ سے ایک میوزیم ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے ۔ بقیہ رقم سے اناٹمی اور مائنر سرجری کے لیئے آلات اور سامان بلوچستان طبی کانفرنس کی طرف سے خرید یا جائیگا ۔ وہاں ایک یونانی شعبہ برائے مریضان بیرونی کام کر رہا ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب اسپیکر ! ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس وقت پنجاب میں ۸۴ طبی شعبہ جات کام کر رہے ہیں کیا وہ تبلا سکتے ہیں ہمارے بلوچستان میں کتنے ایسے شعبہ جات کام کر رہے ہیں ؟

پارلیمانی سیکریٹری (صحت)

یہاں پر ابھی کوئی علیحدہ شعبہ تو نہیں ہے مگر اب یہاں طبیب کی علیحدہ پوسٹ نکالی گئی ہے جب اس کے لئے قواعد بن جائیں گے تو یہاں بھی کام شروع کریں گے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب والا ۱۱ اپریل ۸۷ء کے چھٹے اجلاس میں محترم وزیر صاحب نے فرمایا تھا اور اس بات کی یقین دہانی کرائی تھی کہ یہاں طب یونانی کو بھی فروغ دیا جائیگا اور فرمایا تھا کہ حکومت بلوچستان نے ایک طبیب اور ایک چپڑاسی کی منظوری دی ہے اور بجٹ ۸۷ - ۱۹۸۶ء میں پانچ لاکھ روپے منصوبہ بندی و ترقیات سے مانگنے کی تجویز بھی پیش کی جا چکی ہے ۔ کہا گیا تھا ان کی تعیناتی اگلے سال ہو جائے گی اب یہ اب تک عمل درآمد کیوں نہیں ہوا ۔

پارلیمانی سیکریٹری (صحت)

یہ ٹھیک ہے آسامی وجود میں آچکی ہے ۔ اس کے لئے رولز بننے والے ہیں ۔ اور جب یہ انتظامات مکمل ہو جائیں گے تو انشاء اللہ ہمارے ہسپتالوں میں دیسی اور یونانی طب کے شعبہ جات بھی کھل جائیں گے ۔ آپ سول ہسپتال میں آجائیں ہماری مدد کریں ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں ۔ آپ ہماری مدد کریں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب والا پارلیمانی سیکریٹری صاحب فرما رہے ہیں آپ آئیں ہماری مدد کریں ۔ آپ اتنا تو سینہ فراخ نہیں کرتے آپ کسی کو دعوت نہیں دیتے ہیں اور کوئی اچھی تجویز نہیں لیتے ہیں میں گذارش کرتا ہوں ۱۹۸۸ء ۔ ۱۹۸۷ء بھی ختم ہو رہا ہے آپ اس پہ کب عمل درآمد کریں گے ۔

وزیراعلیٰ ۔

جناب والا! آپ کی اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں جیساکہ ہم بھی سنتے ہیں معزز ممبر صاحب خود بھی ایک طبیب ہیں ۔ لیکن اب تک انہوں نے اپنے طب کے کمالات اس ہاؤس کو نہیں بتلائے ہیں ۔ کسی ممبر صاحب کو پتہ نہیں ہے کہ ان کی ادویات میں کتنا فائدہ ہے جب وہ ہمیں تسلی دیں گے اور اپنی ادویات بتائیں گے تو ہم مانیں گے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تمام معزز ممبر ریلومنٹ رہیں اور پارلیمانی سیکریٹری صاحب یہ بتائیں کہ جب معزز رکن کہہ رہا ہے کہ یہ یقینی دہانی ۸۷ ۔ ۱۹۸۶ء میں کرائی گئی تھی اور اس کے لئے پیسے بھی رکھے گئے تھے تو یہ چیزیں ۸۷ ۔ ۱۹۸۶ میں کیوں نہیں ہوئیں ۔

پارلیمانی سیکریٹری (صحت)

میں اپنے محکمہ سے پوچھ کر بتاؤں گا کہ اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

ٹھیک ہے ممبر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب باہمی رابطہ رکھیں اور دیکھیں کیا ہوا ہے کیا ہیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب والا ! آپ نے میرے سوال کو شارٹ کٹ کردیا ہے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تو کیا میں کسی کو پھانسی چڑھا سکتا ہوں ؟ اور کیا کرسکتا ہوں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب والا ! پھر وہی بات ہوتی ہے ایک ممبر کے استحقاق کا مسئلہ آجاتا ہے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اگر آپ کو اتنا شوق ہے تو اس مسئلہ کو ہاؤس میں نہ لاتے بلکہ باہر سے تحریک استحقاق ہی بھیج دیتے کہ یہ کیوں نہیں ہوا ۔ تین سال گزر گئے آپ خود بھی رول پڑھیں ۔ اسپیکر تو ہر چیز نہیں بتائے گا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اگلا سوال بھی ارجن داس صاحب کا ہے ۔

*۹۶۷۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال سوئی کا نظام ضلعی ناظم صحت ڈیرہ بگٹی کی عدم توجہ اور لاپرواہی کی وجہ سے درہم برہم ہے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا حکومت اس بارے میں فوری توجہ دینے پر غور کریگی۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ سول ہسپتال سوئی کا نظام درہم برہم ہوگیا ہے۔ البتہ کچھ شکایات ڈاکٹر اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے متعلق موصول ہوئی تھیں رڈ یپٹی ڈائریکٹر سبی ڈویژن کو انکوائری آفیسر مقرر کرکے تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ جو حکومت کو جلد رپورٹ پیش کردے گی۔ رپورٹ موصول ہونے کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔

(ب) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلا سوال۔

*۹۷۵۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے دوران محکمہ صحت کے گریڈ ۱۸ کے کتنے ملازمین کو گریڈ ۱۹ میں ترقی دی گئی ہے، ترقی یافتہ افراد کی تفصیل نیز موقوف کردہ (DROPS) ترقیوں کی موقوفی کی وجوہات بھی بتلائی جائے۔

وزیر صحت۔

سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے دوران محکمہ صحت کے گریڈ ۱۸ کے ۱۸ ملازمین کو گریڈ ۱۹ میں ترقی دی گئی ہے، ترقی یافتہ افراد کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ ڈاکٹر شکر خان
۲۔ ڈاکٹر طارق بلوچ
۳۔ " محمد گل خان
۴۔ " کیپٹن محمد شفیع
۵۔ " محمد شریف لودھی
۶۔ " عبدالسمیع خان
۷۔ " شفیع محمد ترین
۸۔ " محمد اسلم بٹ
۹۔ " سعید اللہ خان
۱۰۔ " عبدالرشید
۱۱۔ ڈاکٹر منیر احمد شورش
۱۲۔ ڈاکٹر کیپٹن (امتیاز علی
۱۳۔ " عبداللہ جمالی
۱۴۔ " عبدالحمید جان
۱۵۔ " ابو امر
۱۶ " عبدالسلام رند
۱۷۔ " ارباب غلام رسول
۱۸ " سید رؤف احمد شاہ

کسی بھی ڈاکٹر کا کیس ڈراپ نہیں ہوا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلا سوال میر فتح علی عمرانی کا ہے۔

۸۸۸ میر فتح علی خان عمرانی۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ایم۔ایس۔ڈی کی برانچیں نہ کھولنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

ہر ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں ایم ایس ڈی کی برانچیں کھولنے کا حکومت کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے کیونکہ اس کی مالی وجوہات ہیں۔

میر فتح علی عمرانی

(ضمنی سوال) جناب! ایم ایس ڈی ہر جگہ کھولنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ اس کے لئے مالی وجوہات ہیں اور محکمے کے پاس پیسے نہیں ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر ہر ڈویژن میں ایم ایس ڈی کھولے جائیں۔ تو اس پر کم اخراجات آئیں گے جب وہ جھل مگسی ادویات بھیجتے ہیں تو ٹرک کا کرایہ چار ہزار ہوتا ہے اگر ہر ڈویژن میں ایم ایس ڈی ہونگے تو اخراجات کم آئیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جناب والا اس پر غور کیا جائیگا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اگلا سوال بھی میر فتح علی عمرانی صاحب کا ہے ۔

٭۸۸۹ ۔ میر فتح علی عمرانی ۔

(الف) کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ ایم ایس ڈی میں صرف ایک ڈاکٹر کام کر رہا ہے جبکہ گریڈ ۱۷ کی دو پوسٹیں خالی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ایم ایس ڈی میں صرف ایک ڈاکٹر کے کام کرنے کی وجہ بتلائی جائے ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

یہ درست نہیں ہے ۔ ایم ایس ڈی میں اس وقت دو ڈاکٹر کام کر رہے ہیں

میر فتح علی عمرانی ۔

جناب والا ! میں نے پوچھا کیا دو پوسٹیں خالی ہیں پہلے ایک پوسٹ خالی تھی اور اب اس پر ایک ڈاکٹر کو لگایا گیا ہے مگر اب بھی ایک پوسٹ خالی ہے اسکو پر کرنے کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے ؟ ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

اس وقت تو ایم ایس ڈی میں دو ڈاکٹر کام کر رہے ہیں ایک کا نام ڈاکٹر شاہجہان ہے

اور دوسرے کا نام داد محمد خواجہ خیل ہے ۔

میر فتح علی عمرانی ۔

آپ نے ڈاکٹر داد محمد کو کب بھرتی کیا ہے اور یہ پوسٹ پہلے اتنا عرصہ کیوں خالی تھی ؟

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جناب اسپیکر اسکو تو پہلے سے ہی بھرتی کیا گیا ہے مگر اب بھی ایک پوسٹ گریڈ ۱۷ کی وہاں خالی ہے جب حکومت سے اس کی منظوری آئے گی تو اسے پُر کیا جائے گا ۔

میر فتح علی عمرانی ۔

جناب والا اس محکمہ میں کافی عرصہ سے دو پوسٹیں خالی پڑی ہوئی تھیں صوبہ میں کئی ڈاکٹر بے روزگار پھر رہے ہیں اس پوسٹ کو پُر کیوں نہیں کیا جاتا ہے کافی عرصہ سے یہاں صرف ایک ڈاکٹر کام کر رہا تھا ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جیسے ہی حکومت سے اس کی منظوری آئے گی اس پوسٹ کو پُر کیا جائے گا ۔

میر فتح علی عمرانی ۔

جناب والا یہ کافی عرصہ سے پوسٹ پر کام نہیں کرتے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

جب پوسٹ موجود ہے تو اسے پر کیوں نہیں کیا جاتا ہے اسکو تو اب پورا کرنا چاہیئے۔

پارلیمانی سیکریٹری برائے (صحت)

ٹھیک ہے۔جناب

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلا سوال ۔

٭۸۹۰ میر فتح علی خان عمرانی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

کیا یہ درست ہے ۔کہ ای پی آئی پروگرام ناکام ہو چکا ہے اگر جواب نفی میں ہے تو ویکسینیشن کی مراعات دستیاب ہونے کے باوجود بچوں کی بیماریوں کی وجوہات کیا ہیں ۔

پارلیمانی سیکریٹری (صحت)

یہ درست نہیں ہے کہ ای پی آئی پروگرام ناکام ہو چکا ہے ۔بچوں کو چھ مہلک بیماریوں یعنی پولیو خناق ۔ کالی کھانسی تشنج ۔ تپدق اور خسرہ کے باقاعدہ طور پہ ٹیکے لگائے جارہے ہیں ۔ اور چالیس فیصد تک ان بیماریوں پہ کنٹرول حاصل کیا گیا ہے ۔ ان چھ بیماریوں کے علاوہ اگر بچوں میں کوئی دوسری بیماری پائی جاتی ہے تو اس کے لئے باقاعدہ

ہسپتال موجود ہیں جہاں ان کا علاج باقاعدہ کیا جاتا ہے

میر فتح علی عمرانی ۔

جناب والا ! ای پی آئی پروگرام کے تحت ڈاکٹرز صاحبان پکنک مناتے ہیں ۔ یہ غلط ہے کہ چالیس فیصد تک ان بیماریوں پر کنٹرول کیا گیا ہے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے دس فیصد تک بھی کنٹرول نہیں کیا ہے ۔ مجھے جواب غلط ملا ہے ۔

سیکرٹری پارلیمانی (صحت)

جناب والا ! انٹرنیشنل ٹیمیں یہاں پر آئیں انہوں نے چیک کیا اور بتایا کہ چالیس فیصد کام صحیح اور تسلی بخش ہوا ہے اور ۱۹۹۰ء تک کنٹرول ہو جائیگا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

کوشش جاری رکھی جائے کبھی نہ کبھی کنٹرول ہو جائیگا ۔ اگلا سوال پھر عمرانی صاحب کا ہے ۔

***۸۹۱ میر فتح علی خان عمرانی ۔**

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے ۔

(الف) مجموعی طور پر ڈسٹرکٹ کو کتنی ادویات سالانہ مہیا کی جاتی ہیں ۔ نیز نصیر آباد ڈویژن کو مہیا کی جانے والی ادویات کی مجموعی مالیت اور ان ادویات کو بیسک ہیلتھ یونٹ ۔ رورل ہیلتھ سنٹر اور ڈسپنسریوں کو فراہم کرنے کا کیا طریقہ کار ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوام کو شکایت ہے کہ انہیں صحت کے مرکز سے دوائیاں نہیں ملتیں ۔ جبکہ ان سینٹروں کے انچارج صاحبان یہ بتاتے ہیں کہ انہیں کبھی عوام کے ضرورت کے مطابق ادویات فراہم نہیں کی جاتیں ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو وجوہات بتلائی جائیں ۔

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

(الف) مجموعی طور پر ہر ڈسٹرکٹ کو بیس سے تیس لاکھ روپے تک کی ادویات سالانہ فراہم کی جاتی ہیں لفیر آباد ڈویژن کو اس سال تینتیس لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی ادویات فراہم کی گئی ہیں ۔ اور یہ ادویات ہر ڈسٹرکٹ کے ڈی ۔ ایچ ۔ او صاحبان کے سپرد کی جاتی ہیں ۔ ڈی ایچ او صاحبان خود یہ ادویات اپنے ڈسٹرکٹ کے رورل ہیلتھ سنٹرز اور ڈسپنسریوں میں تقسیم کر دیتے ہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب والا ! جہاں تک ادویات کی کمی کی بات ہے اس کے ثبوت میں میں اخبار کی کٹنگ بھی لے کر آیا ہوں کہ وہاں ادویات مہیا نہیں کی جا رہی ہیں ۔ روزانہ لوگوں کے مطالبات آتے ہیں ۔ مورخہ ۲۷ کا اخبار میرے پاس ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ! میں ان کی بات کو معتبر سمجھتا ہوں ۔ اور اگر وہ اپنے

نصیر آباد کا حوالہ دیں ۔ اور کہیں ادویات نہیں ملتی ہیں تو مجھے بتلائیں اس پر فوری کاروائی کی جائے گی ۔ وہ اخبار کا کیوں حوالہ دیتے ہیں ؟ خود آپ میرے لئے معتبر ہیں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

جناب اسپیکر ! جواب میں انہوں نے نصیر آباد کے لئے ۱۹ لاکھ ۵۲ ہزار ساٹھ جبکہ یہاں تیس لاکھ ہے ۔ اسطرح انہوں نے جواب غلط دیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال نمبر ۸۵۰ میں نصیر آباد ڈسٹرکٹ ہے اور سوال نمبر ۸۹۱ میں نصیر آباد ڈویژن ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

جناب والا ! پھر بھی جواب غلط ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ! جواب میں دیکھا جائے تو کہا گیا ہے بیس سے تیس لاکھ روپے اس کا مطلب یہی ہے کہ کسی ضلع کو بیس سے تیس لاکھ اور ضلع کو بیس سے بائیس لاکھ روپے ہو سکتا ہے اس سوال میں نصیر آباد ضلع دیا گیا جبکہ یہاں پر نصیر آباد بحیثیت ڈویژن دیا گیا ہے ۔ آپ ذرا غور کریں کہ ڈویژن میں کتنے ڈسٹرکٹ ہیں اور اس رقم کو ان میں تقسیم کر لیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب اسپیکر ! جام صاحب فرما رہے ہیں کہ ہر ڈسٹرکٹ کو بیس سے تیس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں جبکہ یہاں ڈویژن کی حیثیت سے اسے تینتیس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ڈویژن کو تینتیس لاکھ روپے دیئے گئے ؟

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ! جواب میں کہا گیا ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ کو بیس سے تیس لاکھ روپے جبکہ اس کے ساتھ علاقے کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے اس طرح کوئٹہ ڈسٹرکٹ کی آبادی زیادہ ہے یہاں کے لئے رقم زیادہ مختص کی جائے گی اور یہ بات یہاں کی آبادی کے ساتھ ساتھ مریضوں پر بھی منحصر ہے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب والا ! میرے خیال میں ادویات کی تقسیم آبادی کی بنیاد پر نہیں ہوتی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

جناب وزیر اعلیٰ صاحب صبح سے بول رہے ہیں کہ آپ حضرات کمیٹیوں کے ممبر ہیں آپ کمیٹی کے سامنے ایسی چیزیں لائیں ۔ آپ میں سے کوئی ایسی چیز کمیٹی کے سامنے نہیں لاتا اور یہاں اس پر بولتے رہتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا آپ کہیں بھی خرد برد ہوتا ہوا دیکھیں یا نہیں کبھی آپ کو شک وشبہ ہو کہ حکومت کی کوئی چیز صحیح استعمال نہیں کی جا رہی ہے۔ تو یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ ان چیزوں کو حکومت کے نوٹس میں لائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ معزز اراکین اسمبلی جنہیں حکومت نے ان کمیٹیوں کا ممبر منتخب کیا ہے اگر وہ کہیں پہ کسی چیز سے مطمئن نہیں ہیں تو وہ براہ مہربانی وہاں جائیں اور تحقیق کریں۔ دورے کریں اور پھر حکومت کے نوٹس میں لائیں میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ اس پر فوری کارروائی ہو گی۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

مسٹر بشیر مسیح جب سرکاری ادویات کو سرکاری ہسپتالوں میں بھیجا جاتا ہے تو کیا آپ اس پہ سرکاری مہر لگاتے ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری (صحت)

جی ہاں ایم ایس ڈی کی مہر لگائی جاتی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

جب سرکاری ادویات پہ سرکاری مہر لگتی ہے اور وہ اگر بازار میں بک رہی ہے تو میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اسے خرید کر لے آئیں تو حکومت ایسے لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرے گی ۔

وزیراعلیٰ ۔

جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک چھوٹی سی وضاحت پیش کروں ۔ اگر معزز ممبران اسمبلی بغیر تحقیق کے کسی معزز ڈاکٹر پر الزام لگائیں تو جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ موجودہ دور بڑا جمہوری دور ہے اس دور میں ایک چھوٹا آدمی بھی اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے ۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ڈاکٹر صاحبان اپنے اوپر بے اعتمادی کا اظہار کریں اور اس کی وجہ سے کام کرنا چھوڑ دیں ۔ لہذا میں گذارش کرونگا کہ ایسے سائنٹفک طریقے اختیار کئے جائیں کہ جبتک کسی بات پر پوری تسلی نہ ہو جائے ان باتوں کو نہ دوھرایا جائے تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

میرے خیال میں ڈاکٹروں کو زیادہ نہ چھیڑیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب والا ! ڈاکٹروں کو چھیڑ نہیں رہے ہیں بلکہ انکو اچھی تجاویز پیش کر رہے ہیں جناب والا ! اب کوئٹہ ڈسٹرکٹ میں چار کروڑ روپیہ اور باقی ڈسٹرکٹ میں بیس سے تیس لاکھ روپے کچھ غور کیجیئے ۔

وزیراعلیٰ ۔

جناب والا میں یہ عرض کرونگا کہ ممبران اسمبلی بجٹ پاس کرنے والے ہیں یہ آپ کی صوابدید پر ہے کہ آپ کس چیز کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں ۔ اگر آپ کہیں کہ پوری

بجٹ کی رقم ادویات کے لیے مختص کردیں تو میں اس کے لیے تیار ہوں ۔ تجاویز بجٹ پہ دینے والے آپ ہیں ۔ اور اسے منظور بھی کرنے والے آپ ہیں اگر اور کوئی تجاویز آپ دینا چاہتے ہیں تو حکومت اس پہ غور کرے گی ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

جناب والا ! کیا جام صاحب ہماری تجاویز کو مانیں گے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ! صحیح اور معقول تجاویز کہیں سے بھی آئیں ہم اس پر غور کرنے کو تیار ہیں

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔ جناب والا ! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو فراخ دل بنائے ۔

وزیر اعلیٰ

جناب والا اللہ تعالیٰ آپکو بھی توفیق عطا فرمائے ۔

ڈپٹی اسپیکر ۔

تو پھر میں آمین کہوں ۔ ؟ اگلا سوال

***۸۹۲ میر فتح علی خان عمرانی**

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

نصیر آباد ڈویژن کے کن کن ہیلتھ سینٹروں میں ایکسرے پلانٹ نصب ہیں، نیز ان میں سے کتنے کام کر رہے ہیں اور جو پلانٹ کام نہیں کر تے اس کی وجوہات بتائی جائیں۔

پارلیمانی سیکریٹری (صحت)

نصیر آباد ڈویژن کے مندرجہ ذیل ہیلتھ سنیٹروں میں ایکسرے پلانٹ نصب ہیں

۱۔ سول ہسپتال اوستہ محمد
۲۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی
۳۔ رورل ہیلتھ سنٹر ڈیرہ اللہ یار
۴۔ رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ

ان میں سے تین ایکسرے پلانٹ بدستور کام کر رہے ہیں جبکہ ایک ایکسرے پلانٹ جو رورل ہیلتھ سنیٹر میرواہ میں نصب ہے۔ بجلی کی رو کی کمی بیشی کے باعث صحیح طور پر کام نہیں کر رہا۔ اس مقصد کے لئے رورل ہیلتھ سنیٹر میرواہ کو ایک جنریٹر بھی مہیا کر دیا گیا ہے جو بجلی کی کمی دور کر دے گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگلا سوال مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

*۹۱۶۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۷۷ء میں ایک سول ڈسپنسری (ایگنہ سری سنیٹر) کی منظوری

برائے گوٹھ سردار بہادر میوہ خان کھوسہ تحصیل اوستہ محمد کے لیے دی گئی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو عوامی مطالبہ کے باوجود بھی مذکورہ ڈسپنسری ۱۱ سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود بھی اصل جائے منظوری کے بجائے لیین آباد میں کیوں کام کر رہی ہے ۔ نیز کیا حکومت مذکورہ ڈسپنسری کو اصل مقام پر شفٹ کرنے کا فوری انتظام کرے گی ۔

پارلیمانی سیکریٹری (صحت)

(الف) یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۶ء میں ایک سول ڈسپنسری (انگریزی سنٹر) گوٹھ میوہ خان کھوسہ کے لیے منظور کی گئی تھی ۔ چونکہ اس وقت ڈسپنسری کے لیے بلڈنگ کی فراہمی کا مسئلہ درپیش تھا ۔ اس لیے اس ڈسپنسری کو عارضی طور پر گوٹھ لیین آباد میں منتقل کیا گیا تھا ۔ اب یہ ڈسپنسری گوٹھ لیین آباد سے گوٹھ میوہ خان کھوسہ میں منتقل کی جا رہی ہے ۔ جس کے لیے اسسٹنٹ کمشنر صاحب اوستہ محمد کو احکامات جاری کیے گئے ہیں ۔

(ب) جواب اوپر دیا جا چکا ہے ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب اسپیکر ! جہاں کوئی ڈسپنسری سینکشن ہوتی ہے وہ مخصوص گاؤں کے لیے ہوتی ہے لیکن جناب والا ! گیارہ سال ہو گئے ہیں وہ کہیں اور کام کر رہی ہے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جس گاؤں کے لیے منظور ہوئی ہے وہاں یہ ڈسپنسری کام نہیں کر رہی ۔ وہاں آپ کیوں نہیں کھولتے ۔ دوسری جگہ کیوں کھولتے ہیں ؟

پارلیمانی سیکریٹری (صحت)

جناب والا [illegible] ممبر نے بالکل صحیح فرمایا ہے لیکن یہ مارشل لاء سے پہلے کی بات ہے آرڈر ہو گئے ہیں [illegible] اللہ کام شروع کر دیگی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

وہ تو مارشل لاء کا دور تھا ، اب تین سال میں کیا ہوا ہے ؟

پارلیمانی سیکریٹری (صحت) ۔

جناب والا ! اسسٹنٹ کمشنر کو احکامات جاری ہو گئے ہیں ، صرف جگہ کی پرابلم ہے اسکو شفٹ کر دیا جائیگا ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

کب شفٹ ہو گا ، اتنے عرصے میں نہیں ہوا تو اب کہاں ہو گا ؟

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر ! اس سلسلہ میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ میرے معزز ممبر نے کہا ۔ وہ خود چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ یہ شفٹ نہیں ہوگی ، جناب والا ! جب شفٹ نہیں ہوگی تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اسمیں بھی سیاست کا دخل ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب اسپیکر ! اگر یہ چاہیں گے تو ڈسپنسری ضرور شفٹ ہو گی اگر آپ چاہیں تو ایک دن میں بھی شفٹ ہو جائیگی ۔

وزیر اعلیٰ ۔

ٹھیک ہے ۔ لیکن یہ بھی دیکھیں جہاں پر یہ ڈسپنسری ہے وہاں کے لوگ اسے شفٹ نہیں کرنے دیں گے ، تاہم میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر اسکا شفٹ کرنا عوامی مفاد میں ہو گا تو اسے ضرور شفٹ کیا جائیگا ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

شکریہ ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

جام صاحب انکو نئی ڈسپنسری دیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ! ان کو بھی دے دیا جائیگا ، چاہے ضرورت ہو یا نہ ہو دیدیں گے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

اس طرح ان کا مسئلہ حل ہو جائیگا ۔

وقفہ سوالات ختم ہوا۔ اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات کرینگے ۔

رخصت کی درخواستیں

مسٹر اختر حسین خان ۔ (سیکرٹری اسمبلی)

میر سلیم اکبر بگٹی صاحب نے درخواست بھجوائی ہے کہ ناسازی طبیعت کی بناء پر وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے۔ لہذا انکے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

مسز نفیلہ عالیانی صاحبہ فرماتی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۶ مئی اور مورخہ ۲۹ مئی یعنی آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکیں گی ۔ لہذا انکے حق میں بھی دو دن کے رخصت منظور کیجائے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔

میر محمد علی رند صاحب کی درخواست ہے کہ ذاتی مصروفیت کی وجہ سے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے اسلئے انکو آج کی رخصت دیجائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔

مسٹر ناصر علی بوتج نے درخواست ارسال کی کہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے لہٰذا انکو ایک دن یعنی آج کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔

سردار دینار خان کرد صاحب کی درخواست آئی ہے کہ وہ اسلام آباد جارہے ہیں اسلئے ان کے حق میں تین دنوں کی رخصت منظور کیجائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔

ارباب محمد نواز خان کاسی وزیر زراعت کی درخواست ہے کہ ایک ذاتی کام کی بنا ر پر وہ کراچی جا رہے ہیں اسلئے ۲۹ اور ۳۰ مئی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے۔ لہذا انکو مذکورہ دو دنوں کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی ۔

میر محمد صالح بھوتانی اپنی درخواست میں فرماتے ہیں کہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر وہ ۲۹ مئی تا یکم جون ۸۸ء کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں لہذا انکو ۲۹ مئی ۸۸ تا چار جون ۸۸ کی رخصت دیجائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ کی درخواست ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بنا ر پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے لہذا انکو آج ۲۹ مئی ۸۸ ء کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

مسٹر عبدالغفور بلوچ صاحب بھی اپنی درخواست میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہونے کے بارے فرماتے ہیں ۔ اور گذارش کرتے ہیں کہ انکو آج یعنی ۲۹ مئی ۸۸ءکی رخصت دی جائے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ رخصت کی درخواستیں نمٹائی گئیں ۔

حاجی عبدمحمد نوتیزئی صاحب نے ایک تحریک استحقاق پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے حاجی صاحب اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کریں ۔

حاجی عبدمحمد نوتیزئی۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں مندرجہ ذیل تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرتا ہوں
"یہ کہ مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۸۸ء کو میر نبی بخش زہری سنیٹر نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب
کیا اسکا متن میں پڑھ کر سناتا ہوں (روزنامہ نعرۂ حق کوئٹہ) سنیٹر میر نبی بخش زہری نے ایک ہنگامی
پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بلوچستان صوبائی اسمبلی میں منگل کو صوبہ میں معدنی مراعات
کی منسوخی کے بل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بل مرکز سے بغاوت کے مترادف ہے انہوں
نے الزام لگایا کہ اس بل کے پس پشت جو لوگ ہیں جو منشیات کے کاروبار میں ملوث ہیں تاہم انہوں نے
کسی کا نام نہیں لیا۔ میر نبی بخش زہری نے کہا کہ بل کی منظوری سے پیدا شدہ صورت حال کی ذمہ داری وزیر اعلیٰ
جام اور صوبائی حکومت پر عائد ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ اس سے قبل بھی جب مسلم لیگی حکومت تھی
تو یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کسی صنعت کو قومیایا نہیں جائیگا مسلم لیگ کی حکومت کے بعد جب دوسری حکومت
آئی تو اس نے بہت صنعتوں کو قومی تحویل میں لیا جس سے حکومت کو نقصان پہنچا اور اب موجودہ حکومت
اس کوشش میں ہے کہ اس کے نقصان کو پورا کیا جائے اور پھر اسکی منظوری
وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کو بھی نقصان پہنچے گا انہوں نے کہا کہ صنعتوں کو قومیانے
کے سلسلے میں مسلم لیگ کے منشور میں کوئی بات نہیں ہے مسلم لیگ نیشنلائیزیشن کے
خلاف ہے انہوں نے کہا کہ معدنیاتی کانوں کو قومی تحویل میں لینا مرکزی اور صوبائی
حکومتوں کی ٹکر لینا ہے انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی آواز عوام تک
پہنچاؤں انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ کسی صنعت کو قومی تحویل
میں لیا گیا تو عالمی بینک اور کنسورشیم آڑے آئیگی۔ ڈاکٹر محبوب الحق نے وزیر اعلیٰ
کو جو خط لکھا ہے وہ پالیسی سے بغاوت ہے اور ان معدنی کانوں پر چالیس

سال سے لوگ محنت کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں ان کو قومی ملکیت میں لینا ملک کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے انہوں نے وزیر اعلیٰ جام اور صوبائی اسمبلی سے اپیل کی کہ وہ اس بل کو منظور نہ کریں۔ میں اس بل کو مرکز میں لے جاؤنگا انہوں نے کہا کہ میں بل سے متعلق صوبائی اسمبلی کے ارکان کو اعتماد میں لونگا یہ بل حکومت پاکستان کی پالیسی سے الگ ہے۔

جناب والا اس پریس کانفرنس سے زہری صاحب نے نہ صرف ایک فرد اسمبلی کے استحقاق کو مجروح کیا ہے اور ساتھ ہی صوبہ بلوچستان کو مرکز کے ساتھ باغیانہ روش کا مورد الزام ٹھرایا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی اور گہری سازش ہے جس سے نہ صرف اسمبلی کے اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ صوبہ بلوچستان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

لہٰذا میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ اس اہم مسئلے پر ایوان میں بحث کی جائے۔ اور اسکی تحقیقات کرائی جائے اور اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

حاجی عید محمد نوتیزئی صاحب نے اپنی تحریک استحقاق بمع پوری تفصیل سے پیش کر دی گئی۔ جام صاحب کیا فرماتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا میں اس تحریک استحقاق کی وضاحت میں کچھ بولنا چاہتا ہے اس تحریک استحقاق میں کافی وزن ہے اور میں بھی مزید اس مسئلہ کی وضاحت

کہنا چاہتا ہوں پریس کانفرنس ہر فرد کا جمہوری حق ہے وہ جس قدر بھی چاہیئے پریس کانفرنس میں بول سکتا ہے اور الزام عائد کر سکتا ہے یا وہ تنقید کر سکتا ہے یا کسی کو تہنیت پیش کر سکتا ہے یہ ہر ایک کا اپنا ذاتی حق ہے لیکن جو کچھ کہا گیا ہے اس کا صرف یہ مقصد ظاہر ہوتا ہے کہ بلوچستان کی حکومت نے ایک باغیانہ روش اختیار کی ہے اور اپنی الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد تیار کر رہا ہے اور مرکزی حکومت کو اس پریس کانفرنس سے یہ تاثر دیا جا سکے اور وہ غور کرے کہ بلوچستان کی موجودہ حکومت باغیانہ روش پر اتر آئی ہے اس لیئے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل جو یہاں پیش ہوا ہے وہ اسی موضوع کے متعلق ہے اور بلوچستان کی موجودہ حکومت نے تو الفاف کے تقاضوں کو جاری رکھا ہے جیسا کہ جناب کو بھی علم ہے پہلے پیش کردہ بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے اس کے تمام پہلوؤں پر کمیٹی غور کرے گی اور میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی حکومت کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرے گی۔

جناب والا! لیکن یہاں بے انصافی کا عالم ہے بلوچستان میں کوئی کمپنی ہو یا ایک فرد ہو اس نے ہزاروں ایکڑ لیز پر قبضہ کیا ہوا ہوا ور وہ صرف چند لیزوں پر کام کر رہے ہیں اور باقی حصوں کو محفوظ کیا ہوا ہے اور ان پر کوئی کام نہیں کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے اور اسلیئے یہاں بل لایا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے بھی یہاں بلوچستان میں جو لیزوں کے متعلق قانون موجود ہیں اور جو رولز موجود ہیں ان میں ہے کہ اگر حکومت کے علم میں آئے کہ کسی شخص کے پاس زیادہ لیزیں ہیں اور وہ چند پر کام کر رہا ہے تو وہ بقیہ کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہے۔ جب قالتو ایریا میں کام نہیں ہو رہا ہے اسکو وہ کینسل کر دے میں ان تمام

باتوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔ ان تمام باتوں پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوتا اور کس وجہ سے نہیں ہوتا یہ ایک معاشرہ ہے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں اس معاشرے کا ہر ایک کو علم ہے اور یہ کافی عرصہ سے دھندا چل رہا ہے یہ دھندا ملی بھگت سے چل رہا تھا۔ ہم ایسا قانون لا رہے ہیں جس سے بلوچستان کے تمام لوگوں کا بھلا ہوگا۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ پہلی حکومت نے کسی صنعت کو نیشنلائز کیا اپنی تحویل میں لیا مگر موجودہ حکومت کسی صنعت کو اپنی تحویل میں نہیں لینا چاہتی ہے بلکہ اگر بہ فرض محال کوئی جو یہ کام نہیں کرتا ہے اور میرے خیال میں مجھ سے مائن اونرز بھی اتفاق کریں گے کہ یہ صحیح قدم ہے مگر جب مائن اونرز نے مجھ سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے اشاروں میں کہا ہے کہ اس سے پہلے بھی قانون موجود ہے

جناب والا! یہ جو پریس کانفرنس کی گئی ہے تو پریس کانفرنس کا ہر ایک کو حق ہے لیکن اشاروں میں یہ بات کہنا ٹھیک نہیں اگر ان میں جرات ہوتی تو صاف کہتے نام لیتے اس پریس کانفرنس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جتنے بھی یہاں معزز رکن بیٹھے ہوئے ہیں وہ تمام اس میں ملوث ہیں۔ تمام رکن اسمگلنگ میں ملوث ہیں میں سمجھتا ہوں یہ صرف ایک فرد کی بات نہیں ہے اس سے تو پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور جو کچھ اس پریس کانفرنس میں کہا گیا ہے صحیح نہیں ہے کہنے والے بھی بہت بڑے آدمی ہیں وہ چھوٹے نہیں ہیں یہ قدرت کا اصول ہے کہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگل جاتی ہے۔ پریس کانفرنس کرنے والے شخص خود سینیٹ کے ممبر ہیں وہ سینیٹ میں بہت کچھ کہہ سکتے ہیں انہوں نے سوچا کہ پیشتر اس سے کہ اس چیز کا سینیٹ میں حوالہ دوں۔ اس پریس کانفرنس سے عوام کو یہ تاثر دینا

چاہتے تھے کہ بلوچستان کی حکومت غلط راستہ اختیار کر رہی ہے اس کانفرنس سے بلوچستان کی حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اب موجودہ حکومت پر یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ یہ صوبائی حکومت اور صوبائی اسمبلی کے اراکین صحیح رہ اختیار نہ کر سکیں۔ مگر میں ان کو یہ تبلانا چاہتا ہوں کہ حق مانگنا گناہ نہیں ہے اور میں ہمیشہ یہ کہتا آیا ہوں کہ بلوچستان کے مفاد کی خاطر جب بھی ہم نے کوئی بات محسوس کی ہے اور وہ بلوچستان کے مفاد میں ہم اس کو کرنے سے گریز نہیں کریں گے کیونکہ بلوچستان کے عوام کا مفاد عام فرد کے مفاد سے زیادہ ہے۔

اس پریس کانفرنس کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی بات ہے اور اس چیز کا نوٹس ہر ممبر اسمبلی کو لینا چاہیئے پیشتر اس کے کہ غلط سازشیں کامیاب ہو جائیں اس کے متعلق اسمبلی کو کام کرنا چاہیئے۔ اس کا تدارک کرنا چاہیئے اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بلوچستان کے مفاد سے کھیلنا چاہتے ہیں یہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا مقدس ایوان ہے اس کے معزز ممبر ہیں ہم یہاں جو روایات اسمبلی میں قائم کریں گے وہ آئندہ ہماری نسلوں کو کام دیگا۔ مگر یہاں کچھ لوگ بلوچستان کے مفاد سے کھیلنا چاہتے ہیں اسلئے میں جناب والا ایوان سے گذارش کرونگا اور یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی موجودہ حکومت مسلم لیگ کی حکومت ہے۔ سینٹ میں بھی جو اراکین ہیں وہ بھی مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے پورے ملک میں مسلم لیگ کی حکومت ہے پیشتر اس کے کوئی حکومت باغیانہ روش اختیار کرے مگر یہاں سے حکومت نے باغیانہ روش اختیار نہیں کی ہے۔ ہمارے وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو کے کسی حکم سے انحراف نہیں کیا جا سکتا ہے۔

جناب اسپیکر! اس معزز ایوان میں ایک بل پیش ہوا ہے اور اس کو سٹینڈنگ

کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی اس کو کس صورت میں پیش کرتی ہے اس لئے میں جناب سے گزارش کرونگا کہ یہ تحریک استحقاق صرف ایک فرد کا یا چند افراد کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس تحریک استحقاق کو پریویلیج کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ اس کے تمام پہلوؤں پر غور ہو کیونکہ یہ سمجھا جا رہا ہے کہ یہ ایوان باغیانہ روش اختیار کئے ہوئے ہے ۔ مجھے امید ہے آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں گے لہٰذا میں اس تحریک استحقاق کی حمایت کرتا ہوں ۔

سردار نثار علی ۔

میں بحیثیت پارلیمانی سیکرٹری اس بل کے متعلق ایک غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں اس بل کا مقصد نجی صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینا نہیں ہے بلکہ ایک لمٹ مقرر کرتا ہے اور ان کی حدود ان لمٹیڈ نہیں ہونی چاہئیں اس بل کا مقصد کسی صنعت کو قومیانا نہیں ہے ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب اسپیکر ! میں عبد محمد ز تیزئی صاحب کی تحریک استحقاق کی حمایت کرتا ہوں انہوں نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے وہ حقائق پر مبنی ہے اور میں ایوان کے دیگر ممبران سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس کی حمایت میں بولیں ۔

پرنس یحییٰ جان بلوچ ۔

جناب والا! میں عبید محمد نوتیزئی صاحب کی تحریک استحقاق کی پوری حمایت کرتا ہوں اور میں یہ تبلا دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جن نقاط کو بھی یہاں اٹھایا ہے وہ بہت اچھے نقاط تھے اور لوگوں نے پچھلے سالوں میں دس دس ہزار ایکڑ ٹیک لیز پر اپنے اور اپنے عزیزوں کے نام الاٹ کرائے ہیں اس کو بلوچستان نے میں اجارہ داری بنایا گیا ہے اور اس صنعت پر بلوچستان میں ۲۰ / ۲۵ خاندان قابض ہیں۔ حالانکہ اس پر تمام بلوچستان کے عوام کا حق ہے اس وقت بلوچستان میں تیس سے زیادہ مائنز ہیں ان پر بیس تیس خاندانوں کی اجارہ داری ہے ابھی مجھے خوشی ہے کہ اس وقت ہماری اپنی حکومت ہے اور اس ایوان میں ہماری اپنی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے۔

جام صاحب نے بھی اپنی تقریر میں بہت اچھا کہا ہے کہ وہ اس تحریک کو وزیراعظم کے لیول تک اٹھائیں گے اور وہ اس تحریک کو صدر پاکستان کے لیول تک لے جا سکتے ہیں سینٹ بھی ان لوگوں کے پاس ہے، میرا مقصد یہ ہے کہ اس کانفرنس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ اسمگلر ہے کیونکہ جب ایک شخص خود اسمگلنگ کرتا ہے وہ دوسرے شخص کو بھی کہتا ہے کہ وہ اسمگلر ہیں یہ غیر قانونی بات ہے اور آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے اور اس کا سدباب ہونا چاہیئے یہ چیز بھی ناممکن نہیں ہے کہ وہ شخص آئندہ اسمبلی پہ تنقید کرے کیونکہ وہ یہاں کا مقامی آدمی ہے۔

جناب والا! اگر آپ اس صنعت کو دیکھیں تو یہاں ایسے چند آدمی ہیں۔ جنہوں نے

،ہیں تیس ہزار ایکڑ تک اپنے نام الاٹ کئے ہیں۔ اگر آپ ان لینڈز کو تقسیم کردیں تو ہزاروں آدمیوں پر تقسیم ہو سکتی ہیں اور پہلے کی حکومتوں نے جو کچھ کیا ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہے لیکن جو پچھلے تین سال سے ہو رہا ہے ہم اس کے ذمہ دار ہیں جیسا کہ جام صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے متعلق دیکھیں گے ہم اس کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں کریں گے۔ اور اس سلسلے کو اوپر تک اٹھائیں گے اس اسمبلی کے اراکین چاہتے ہیں کہ انکے لئے کچھ نہ کچھ ہو لہذا اس پر ضرور کارروائی کی جائے۔ شکریہ۔

شیخ ظریف خان مندوخیل

جناب اسپیکر میں عبدمحمد صاحب کی تحریک استحقاق کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔ اس تحریک پر قائد ایوان نے اس مرتبہ جس طرح روشنی ڈالی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکے بعد میرے کہنے کے لئے کچھ نہیں رہ گیا ہے جیسا کہ جام صاحب نے فرمایا کہ سارے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں یہ سمجھونگا کہ ایک یہ نمائندہ ہاؤس ہے جس سے پورے بلوچستان کا استحقاق مجروح ہوا ہے میں اس ہاؤس سے یہ درخواست کرونگا کہ اس تحریک استحقاق کی حمایت کریں۔ اور اس کے ساتھ جام صاحب کی اس تقریر کی حمایت کریں جو انہوں نے کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ سارا ہاؤس عبدمحمد نوتیزئی صاحب کی حمایت کریگا۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ
وزیر منصوبہ بندی ترقیات۔

جناب اسپیکر! اس تحریک استحقاق پر ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس نے وضاحت

کر دی ہے میں اسکے لئے یہ تجویز پیش کرونگا کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ کمیٹی یقیناً نبی بخش زہری صاحب سے پوچھے گی کہ انہوں نے یہ بیان کس طرح دیا اور پھر اس پہ کارروائی مکمل کر گئے اور اس کے ساتھ چیف منسٹر صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ حکومت کا کوئی غلط ارادہ نہیں لھذا اس بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ جس نے یہ بل بنایا ہے۔ ظاہراً انہوں نے اس میں بڑی خامیاں چھوڑی ہیں سب سے پہلی بات تو یہ کہ اس میں لکھا ہے کہ اس کے خلاف کوئی کسی عدالت میں نہیں جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس جمہوری دور میں کسی کو عدالت کے دروازے سے روکنا کہ خبردار تم کسی عدالت میں اپیل نہیں کر سکتے ہو یہ بڑی غیر جمہوری بات ہے۔ جس نے یہ بل ڈرافٹ کیا ہے اس نے غلطی کی ہے۔ جبکہ آئین میں بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کہ ہم ان سے تجاوز کریں۔ میری تجویز ہے کہ اسے اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے وہ خود اسے دیکھ لے گی دوسری اس میں جو خامی ہے کہ ایک طرح سے ٹیپ کیا ہے۔ انفرادی آدمی کو بھی اور ۔۔۔۔۔۔۔۔

سردار نثار علی:۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب والا! میں اپنے منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس پہ بحث نہ کریں۔ بلکہ ہمارے معزز ممبر نے جو تحریک پیش کی ہے اس پہ بحث کریں کیونکہ یہ بل اب کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

میاں صاحب یہ بل ہاؤس میں پیش ہوگا ۔ اور پھر شاید اس میں ترمیم پیش ہو اس وقت آپ تحریک استحقاق کے بارے میں بات کریں ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ میں یہی تو عرض کر رہا ہوں ۔ اسپیکر صاحب ! جو طریقہ ہاؤس میں اختیار کیا گیا ہے ۔ اگر آپ کارروائی پر نظر ثانی فرمائیں کہ اگر یہ بات تحریک استحقاق تک ہی محدود رہتی تو میں کبھی یہ جرأت نہیں کرتا ۔ ہمارے بھائیوں نے جو بات کہی اس میں چیف منسٹر بھی شامل ہیں ۔ مگر اس میں اس بل کا ذکر آیا ہے ۔ اس پر انہوں نے روشنی ڈالی اور کہا کہ ہمارا ادارہ نہیں کہ ہم مرکز کی پالیسی کے خلاف جائیں ۔ میں اس حوالے سے بات کر رہا ہوں ۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں ۔ لیڈر آف دی ہاؤس بھی یہی چاہتے ہیں کہ اگر ایسی کوئی بات ہے تو وہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے ذریعے صاف ہو جائے ۔ اور پھر اسمبلی میں آئے ۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میں اس پر روشنی نہ ڈالوں تو میں مگر یہ بات تو پہلے ہی ہو چکی ہے ----

حاجی عید محمد نوتیزئی ۔

جناب والا ! میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے اس پر پراچہ صاحب جو کہنا چاہتے ہیں ٹھیک ہے یہاں میں نے بل کے متعلق ذکر نہیں کیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے آپ تشریف رکھیں میاں صاحب آپ تحریک استحقاق کے متعلق بات کریں ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات ۔

جناب والا ! تحریک استحقاق کے لئے میں نے یہی عرض کیا ہے کہ میں لیڈر آف دی ہاؤس کی تجاویز سے پورا اتفاق کرتا ہوں ۔ اور متعلقہ کمیٹی میں انہیں بھی بلایا جائے اور ان سے پوچھا جائے ۔

سردار نواب خان ترین ۔

جناب اسپیکر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

میرے بھائی کسی پوائنٹ پر بھی بولا کریں ۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ جناب اسپیکر اس کا کیا مطلب ہوا ۔

سردار نواب خان ترین ۔

جناب والا ! میں تحریک استحقاق پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

ایک ممبر نے ابھی بات ختم نہیں کی ہے اور آپ بولنے لگے ہیں

سردار نواب خان ترین۔

جناب اسپیکر! ابھی تک بل پیش نہیں ہوا اور اس پر تحریک استحقاق پیش ہو گئی ہے۔ لہذا اب تحریک استحقاق پر بات ہونی چاہیئے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

جناب بل کب کا پیش ہو گیا اور کمیٹی کو بھی چلا گیا۔ اور اس پر کیا کیا ہو چکا ہے۔ آپ تشریف رکھیں آپ کو بھی باری ملے گی۔

سردار نواب خان ترین۔

جناب والا! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

پہلے بھی بیس ممبران نے یہی کہا ہے کہ بل پر بحث نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ بیٹھئے

سردار نواب خان ترین۔

جناب اگر آپ کہتے ہیں بیٹھیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب اسپیکر بول رہا ہوتا ہے تو رولز کے مطابق کوئی ممبر نہیں بول سکتا ہے۔ آپ رولز کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ ایسی باتیں مجھے پسند نہیں یہ باتیں آپ کسی اور سے کریں۔ اس تحریک استحقاق پر کوئی اور صاحب بولنا چاہتے ہیں۔ اس تحریک استحقاق پر فیصلہ یکم جون ۸۸ء کو دیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! تحریک استحقاق پر فیصلہ نہیں ہوتا ہے۔ چونکہ یہ تحریک استحقاق ہے اس لئے ہاؤس کے سامنے پیش ہوگئی ہے۔ آپ اس پر رولز کے مطابق اپنی رولنگ دیں۔ کیونکہ ایک ممبر اسمبلی نے اپنا استحقاق مجروح ہونے پر یہ تحریک پیش کی ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

اگر جام صاحب اتنا ہی چاہتے ہیں تو رولز کے مطابق فیصلہ سن لیں۔ اسمبلی قواعد و انضباط کے طریق کار کے قاعدہ ۵۷ (۲) کے تحت یہ ضروری ہے کہ تحریک استحقاق حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے کسی معاملے سے متعلق ہونی چاہیئے۔ نبی بخش زہری صاحب کی پریس کانفرنس ۲۵ مئی ۸۸ء کے اخبار نعرۂ حق میں شائع ہوئی تھی حاجی عبد محمد نوتیزئی کو یہ تحریک ۲۶ مئی ۸۸ء کے

اجلاس میں پیش کرنا چاہیئے تھی چونکہ انہوں نے یہ اس دن پیش نہیں کی اور نہ ہی اسپیکر کو اسکا نوٹس دیا لہذا یہ تحریک استحقاق قاعدہ ۵۷ (۲) کے تحت خلاف ضابطہ ہے۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس میں اسمبلی مداخلت کرے لہذا آئین پارٹ ۱ کے آرٹیکل ۱۹ کے تحت ہر شہری کو تحریر و تقریر کی آزادی ہے۔ نبی بخش زہری صاحب نے ایک شہری کی حیثیت سے مذکورہ مسودہ قانون بلوچستان معدنی مراعات کی منسوخی کے قانون پر اپنی ذاتی رائے کا اظہار کیا ہے اور ساتھ ہی صوبائی اسمبلی سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مسودہ قانون کو منظور نہ کرے اسمبلی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اسے منظور یا نامنظور کرے اسمبلی کو اپنے اختیارات کے استعمال سے روکا نہیں جا سکتا ہے۔ اور حتمی فیصلہ اسمبلی ہی کا ہوگا۔ لہذا یہ تحریک استحقاق اسمبلی کے قاعدہ ۵۷ (۳) کے زمرے میں نہیں آتی۔ مذکورہ بالا کی روشنی میں اس تحریک استحقاق کو قاعدہ ۵۷ (۲) اور ۵۷ (۳) کے تحت مسترد کیا جاتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

رول نمبر ۵۷ (۲) دیکھئے۔

وزیر اعلیٰ۔

جی جناب رول نمبر ۵۷ (۲) میں آپکی رولنگ کو چیلنج نہیں کرتا۔ میں آپکی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

یہ اضافہ آپ ایوان سے باہر بھی کہہ سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا درست ہے میں ! ہر آپ سے اس سلسلہ میں بات کہہ لوں گا ۔ میرے خیال میں یہ صحیح رہے گا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

تھینک یو ۔ معزز اراکین ! سردار زادہ محمد علی شاہ صاحب وفاقی وزیر ریلوے آج ایوان میں تشریف فرما ہیں ہم انکو ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں ۔ موصوف نے بحیثیت چیئرمین وفاقی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی گرانقدر خدمات انجام دی ہیں صوبائی اسمبلیوں کی اکاؤنٹس کمیٹیاں بھی انکے نقش قدم پہ چلیں تو ملکی مالیات میں نمایاں بہتری پیدا ہو سکتی ہے ۔ اور فنانشل ڈسپلن اور احتساب کو موثر بنایا جا سکتا ہے ۔ میں سردار زادہ محمد علی صاحب کو ایوان میں ایک مرتبہ پھر خوش آمدید کہتا ہوں ۔ (تالیاں)

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر ! اگر چہ یہ پارلیمانی سسٹم کی روایت نہیں ہے لیکن بلوچستان چونکہ مہمان صوبہ ہے بلوچستان جیسے خود بڑا ہے اسی طرح اس کا دل بھی بڑا ہے لہذا پارلیمانی روایت کو ایک طرف رکھتے ہوئے میں وفاقی وزیر ریلوے کو خوش آمدید

کہتا ہوں۔ انہوں نے پہلے فیڈرل اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے جس اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تعریف ہیں۔ آج وہ وفاقی وزیر ریلوے کے طور پر بلوچستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور بلوچستان اسمبلی کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وفاقی وزیر کی حیثیت سے انہوں نے ہماری اسمبلی کی کارروائی کی ایک جھلک دیکھی ہے وہ اسکی تعریف کریں گے۔ لیکن کچھ غلط لوگ ہیں جو بلوچستان کے حالات کو مختلف رنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں جناب نے محسوس کیا ہوگا۔ میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ بار بار بلوچستان آئیں گے اسطرح ہمارے صوبے کے مسائل حل ہو جائیں گے لہذا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی آپکا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں آپ نے موصوف کو خوش آمدید کہا۔ والسلام۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔

محترم جام صاحب! دنیا میں اچھی روایات انسان خود بناتا ہے اور اپناتا ہے لہذا ہمیں اچھی روایات کو اپنانا چاہیئے۔

اب ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب چیئرمین مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن سوال نمبر ۴۷ کے جواب کی بابت اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔ واضح رہے کہ مذکورہ سوال مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء کے اجلاس میں کمیٹی ہذا کے سپرد کیا گیا تھا

ملک محمد یوسف اچکزئی۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں بحیثیت چیئرمین مجلس قائمہ برائے

ایڈمنسٹریشن میر عبدالکریم نوشیروانی کے سوال نمبر ۷۳ پر غور و خوض کے لئے تشکیل کی جانے والی کمیٹی کی بابت اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔

رپورٹ پیش ہوئی ۔ اس پر بحث کے لئے دن مقرر کیا جائیگا ۔ اب چونکہ ایوان کے پاس نمٹانے کے لئے مزید کام نہیں لہذا ایوان کا اجلاس مورخہ یکم جون ۱۹۸۸ ء بوقت صبح ساڑھے دس بجے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(دوپہر بارہ بجکر دس منٹ پر، اسمبلی کا اجلاس مورخہ یکم جون ۱۹۸۸ء کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا ۔

(نوٹ ۱:- مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۸ء کو گورنر بلوچستان نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے صوبائی اسمبلی توڑ دی)